115148 ـ جائز اور ناجائز تقريبات اور تہوار

سوال

اس دور ميں جبكہ دنيا ايك گلوبل ويلج بن چكى ہے ہر كيمونٹى دوسرے كے ساتھ مل كر رہ رہى ہے، كيا سالگرہ اور دوسرى تقريبات اسلامى طريقہ سے منانى جائز ہيں، جس ميں ہم كوئى بھى غير اسلامى كام نہ كيا جائے، اور يہ تقريبات اور تہوار كسى دوسرے دين كى طرف منسوب نہ ہوں مثلا كرسمس اور ہالوين، اور ويلنٹائن ڈے، اور مسيحى تہوار، اور ڈيسرا و ڈيفالى اور ہندو وغيرہ كے تہوار ؟
اور كيا وہ تہوار منانے جائز ہيں جن كا دين سے كوئى تعلق نہيں ؟
مجھے معلوم ہوا كہ كوئى چھوٹا سا تہوار منانا ممكن ہے جيسا كہ درج ذيل ويب سائٹ لنك پر فتوى موجود ہے:
" daruliftaa.com; islamonline.net " ميرے ليے اپنے بچوں كو مطئمن كرنا بہت مشكل ہے كہ ہم پندرہ برس كى عمر تك كرتے رہے ہيں اور جو ہمارے ارد گرد ہو رہا ہے وہ غير اسلامى ہے اور ہمارے دين ميں اس كو قبوليت نہيں، برائے مہربانى آپ كے ذہن ميں جو بھى اس كا جواب ضرور ديں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ كى شريعت ميں دينى تقريبات اور تہوار اور دوسرے خوشى كے مواقع منانے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ ان تقريبات اور تہواروں ميں كوئى برائى نہ ہو مثلا مرد و عورت كا اختلاط اور بےپردگى، اور گانا بجانا.

يہ تقريبات عبادت نہيں جن كے بجا لانے سے اللہ كا قرب حاصل ہوتا ہے، بلكہ يہ خوشى و فرحت كے اظہار كے ليے اجتماع ہے، اور عادات ميں اصل اباحت پائى جاتى ہے، ليكن عبادات ميں اصل ممانعت و حرمت ہے.

شريعت ميں وہ تقريبات اور تہوار جو ممنوع ہيں ـ ان كے علاوہ جن ميں برائى پائى جاتى ہو ـ وہ تہوار اور تقريبات بھى شامل ہيں جن ميں كفار كى مشابہت پائى جاتى ہو مثلا سالگرہ منانا، اور مدر ڈے وغيرہ منانا، اور اس كى ممانعت اس وقت اور بھى شدت اختيار كر جاتى ہے جس يہ تقريب اور تہوار شرعى عيد كى طرح منائى جائے؛ اور يہ چيز اس وقت واقعتا ان تقريبات اور تہواروں ميں پائى جاتى ہے اس طرح سالگر كو " عيد ميلاد " كا نام ديا جانے لگا ہے، اور مدر ڈے كو " عيد الام " كا نام ديا جا رہا ہے.

يہ ايسى تقريبات اور تہوار ہيں جن ميں اہل كفر سے مشابہت پائى جاتى ہے، حالانكہ ہميں ان كفار كى مشابہت اختيار

کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ جو کفار کے ساتھ مخصوص ہے اس میں مشابہت اختیار نہ کی جائے، اور جب اس میں شرکت کرنے والا اور اسے منانے والا اس سے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے یہ مشابہت اور بھی شدید ممانعت اختیار کر جاتی ہے، اور پھر اس حالت میں معصیت اور بدعت دونوں جمع ہو جائیگی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

بچوں کی سالگرہ منانے کا حکم کیا ہے، ہمارے ہاں کہا جاتا ہے کہ سالگرہ منانے کی بجائے اس دن روزہ رکھنا اچھا ہے، اس میں صحیح کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" عید میلاد اور سالگرہ یا اس کی وجہ سے روزہ رکھنا دونوں ہی بدعت ہیں جس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ مسلمان کو چاہیے کہ اللہ نے اس پر جو فرائض رکھے ہیں ان کی بجا آوری کر کے اور نفلی عبادات سرانجام دے کر اللہ کا قرب حاصل کرے اور اسے ہر حالت میں اللہ کا شکر اور اس کی تعریف کرنی چاہیے، اور سال و شب و روز صحت و تندرستی میں بسر ہونے پر رب کی جتنی تعریف و شکر کرے کم ہے، اللہ نے اس کے مال و دولت اور اولاد کو امن میں رکھا " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ بکر ابو زید.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 260 ـ 261).

اور آپ نے جو ذکر کیا ہے کہ کرسمس کا تہوار کسی دین کی طرف منسوب نہیں ہوتا، آپ کی یہ بات صحیح نہیں، بلکہ نصاری کے ہاں یہ ایك دینی تہوار اور عید ہے جس میں مسیح علیہ السلام کا جشن عید میلاد مناتے ہیں.

جب ہم اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن عید میلاد النبی منانے سے منع کرتے ہیں اور اسے بدعتی تہوار میں شامل کرتے ہیں تو پھر ایسا شخص جو عیسائیوں کے تہوار میں نصاری کی موافقت کرے اس کو کیسے صحیح کہہ سکتے ہیں.

آپ کرسمس کے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لیے سوال نمبر (1130) اور (947) اور (85108) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور عید میلاد منانے کے حکم کے متعلق شیخ عبد العزیز بن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ کا فتوی دیکھنے کے لیے سوال نمبر (1027) اور (26804) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور مدر ڈے " عید الام " نامی تہوار کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا فتوی دیکھنے کے لیے سوال نمبر (59905) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور ہماری اس ویب سائٹ پر مدر ڈے کے متعلق ایك تفصیلی نوٹ اور اس کی تاریخ حیثیت بیان کی گئی ہے اور اس کے حکم کے متعلق اہل علم کے فتاوی جات بھی نقل کیے گئے ہیں آپ اس کا مطالعہ کرنے کے لیے درج ذیل لنك پر كلك کریں:

" /index.php?pg=article&ln=ara&article_id=92 "

اور بدعتی تہوار کے متعلق عمومی نوٹ اور کلام آپ سوال نمبر (10070) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

اور شادی بیاہ اور دوسری تقریبات کے مواقع پر کی جانے والی برائیوں کے متعلق اہل علم کے فتاوی جات دیکھنے کے لیے سوال نمبر (60442) اور (10791) اور (9290) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .